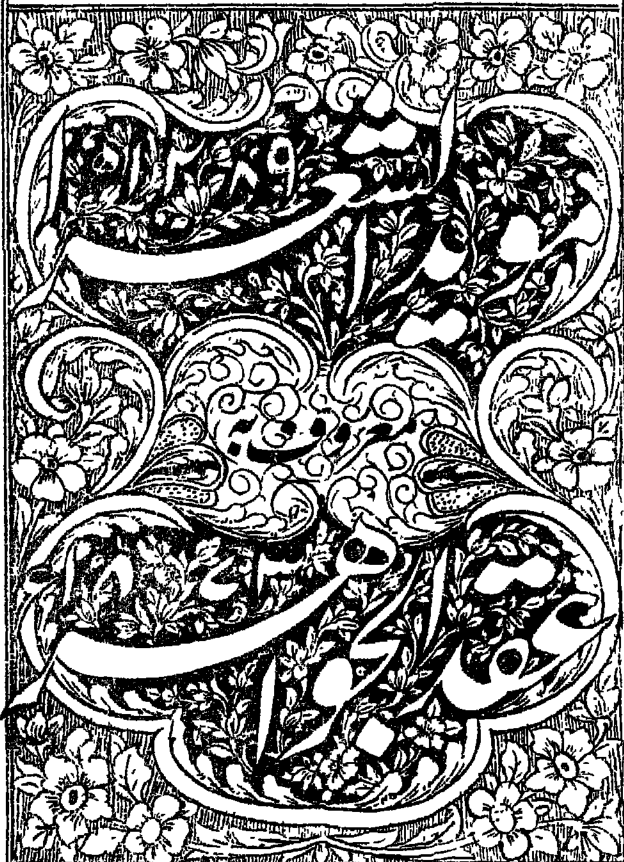
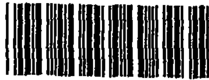
به عون صانع ملکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان



بمطبع نامی منشی نولکشور مطبع مزین شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمداً لمن اودع الانبساط فی الشعر من بین الکلام والصلوٰۃ
والسلام علی رسولہ سیدنا محمدن الذی جعل حسنہ حسناً
وقبیحہ قبیحاً للانام وعلی الہ الکرام واصحابہ العظام +

امابعد یہ دُرثمین کلام متین منعقد ہے بدرر غرر تعریف وبیان جواز وعدم
جواز شعر وشاعری مین دستیاب ہوا ہے بحر مواج کلام رب المشرقین سے
منور مشکوٰۃ مصابیح اقوال رسول الثقلین اور درخشندہ وآب یافتہ منہل ینابیع
اشارات حضرات مقبول خالق الکونین موسوم بہ مؤید الشعرا وملقب بہ
عقد الجواہر المکنون لعنق الکلام الموزون بحسن غواصی تنا ور بحور
تفحص وتحقیق آور جانکنی وجگر خراشی معدن تجسس وتدقیق وبہ تزئین تنظیم وترصیف

بندۂ نیاز آگندہ عابر معبر ہستی مقیم مقام نیستی کج مج زبان ژولیدہ بیان
المتمسک بعنایت اللہ الصمد ابو عبد العزیز المدعو بہ سید منظور احمد غفرہ
الاحد وصانہ عن السجن والحسد ابن مقبول بارگاہ الٰہی مولوی ابو عبد اللہ محمد علی
خلف سید غلام حسین نور اللہ مرقدہما وبرد اللہ مضطجعہما رضوی نسباً
مدنی المشہدی اصلاً والصمدنی الفرخ ابادی وطناً الحنفی مذہباً
والمجددی النقشبندی مشرباً معسکر ابنالہ حرسہا اللہ عن المکارہ مین تاریخ
تیرہوین شہر ذیقعدہ ۱۲۷۰ بارہ سو ستر ہجری النبوی کو اور مکلل و مرصع کیا نخ
اسکو بترصیع ایک یاقوت تمہید اور دو جواہر کیفیت اور ایک در یتیم خاتمہ کلام کے
رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ یاقوت تمہید

ضمائر قدسی ذخائر مبصران اجحار پر انوار دانشوری اور معرفان جواہر زواہر
سخن پروری وانصاف گستری اور سالکان منہج قویمہ شریعت مصطفوی اور
متبعان باعلم وایقان احکام نبوی پر مبرہن ومشہود ہو کہ معنی شعر کے لغت
مین بکسر اول دانائی وزیرکی اور شاعر بمعنی دانا وزیرک کے ہین اور اصطلاح
مین سکتے ہین اوس کلام موزون مقفی متناسب الالفاظ کو کہ قائل نے جسکو
بقصد موزونیت کہا ہو اور جو بدون قصد صادر ہو وہ شعر نہین اور رسالہ
ترجمہ حدائق البلاغت مین لکھا ہے کہ اگرچہ قصد بھی داخل صفت شعر ہے
مگر وجود شعر مین دخل نہین ہے کیونکہ جو شعر بلا قصد کہی جاوے وہ باطل نہین ہے

بلکہ اوسکو فی البدیہہ کہتے ہین تنبیہ جو کچھ قرآن وحدیث مین موزون واقع ہوا شعر
نہین کیونکہ وزن قصدی وسمین نہین جیسا کہ بحر رمل مسدس محذوف فاعلاتن
فاعلاتن فاعلان آیہ لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا اور اسی بحر ووزن مین آیہ
ثُمَّ اَقرَرتُم وَاَنتُم تَشهَدُونَ آیہ ثُمَّ اَنتُم هٰؤُلَاءِ تَقتُلُونَ اور آیہ اِنَّا اَعطَینٰکَ
الکَوثَر بحر متقارب ومتدارک ہین اور بعضے ارکان مخبون کہ فعلن بکسر عین
اور بعضے مقطوع یعنے فعلن بسکون عین اور کبھی رکن آخر ثلم بدل فعولن سے
کہ فعلان ہوا آتا ہے اور بروزن رباعی اخرب مکفوف مفعول مفاعیل مفاعیلن
فاع لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور بحر سریع مطوی موقوف مین بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ
الرَّحِیم بروزن مفتعلن مفتعلن فاعلان لیکن اطلاق شعر کا اسپر نہین ہے اور
شعر کو بیت بھی کہتے ہین اور وہ مراد ہے دو مصراع سے کہ متساوی الوزن اور
مقفی وباہمدیگر لفظ ومعنی مین چسپان ہو پس بیان جواز وعدم جواز شعر گوئی مین اختلاف
ہے بعض شعر کو مطلق حرام کہتے ہین اور آیہ کریمہ وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمُ الغَاوُونَ
اور حدیث الشعر من مزامیر ابلیس کو سند حرمت وممانعت مین لاتے ہین
اور یہ تعصب باوجود اسکے ہے کہ بعد نزول اس کریمہ کے صلحا واولیاء اللہ
مائل شعر گوئی ہوئے ہین اور بعض شعر کو مطلق جائز کہکر سند جواز مین حدیث
الشُّعَرَاءُ تَلَامِیذُ الرَّحمٰنِ اور عَلِّمُوا صِبیَانَکُمُ الشِّعرَ فَاِنَّهُ یُورِثُ
الشَّجَاعَةَ اور قول مولانا ے عطار شعر شاعری جزویست از پیغمبری

[illegible]

جاہلانش کفر خوانند از خری * گو لا گر مستحب است کہتے ہین غرض کہ دونون فرقہ سے نے بپیائش راہ طغیانی مین بجز انگشت نمائی زید و عمرو کے تفحص قول انصاف سے کچھ بہرہ نپایا پس یہ ننگ کونین حماہ اللہ عن الآفاتِ وَالشَّیْنِ قول تحقیق و انصاف کو جو فارق و فاصل ما بین حق و باطل ہو اسطر حپر بیان کرتا ہے کہ اہل سخن یعنے شاعر دو قسم پر ہین ایک محمود ثانی مذموم **محمود** وہ شاعر ہے جو شعر اللہ و رسول کی حمد و نعت یا مشرکون کے جواب یا ہجو مذہب باطل یا محتوی زہد و آداب و مکارم اخلاق و نصائح مین کہتے ہون آور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام ہدایت انجام مین شعر محمود کو تعبیر بلفظ حسن کے ہے **مذموم** وہ شاعر جو اپنی طبیعت کو مثل ہزالان یاوہ گو اور ظریفان بدخو کے ہمیشہ ہجو و ہزل گوئی مین مصروف رکھین اور کلام اونکا باعث رنج طبائع اور بیخبر تفسیق و زنا اور بیان وضع و خال و خط عورت اور امرد زندہ و معین اور ہجو زاہد و واعظ و سبحہ و شملہ و عمامہ و وصف شراب کے ہو کلام مین حضرت جوامع الکلم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذموم بلفظ قبیح مستعمل ہے خواجہ نظامی کے شعر مین حال دونو فریق کا معلوم ہوتا ہے **نظامی** بلبل عرش اند سخن پروران * باز چہ مانند باین دیگران * مصرع اول مین گروہ اول اور ثانی مین فریق ثانی لہذا فقیر مولف غفر ذنوبہ بعد اس تمہید کے حال دونو قسم کے شعرا و شعر کا دو فصلون مین بیان کرتا ہے و باللہ التوفیق

جواہر اول بہ شعاع کیفیت و کمیت شعر آور شعر مذموم و قبیح

اونیسوین سیپارہ مین سورہ شعرا کے آخر خدا تعالی فرماتا ہے وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ
الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ
ترجمہ اور شاعرونکی بات پر چلے وہی جو بے راہ ہین تو نے نہین دیکھا کہ وہ ہر
میدان مین سر مارتے پھرتے ہین اور یہ کہ وہ کہتے ہین جو نہین کرتے کذا فی
موضح القرآن تفسیر حسینی مین مرقوم ہے کہ شعراء غاوی سے مراد شعرا مشرکین
جیسے ابن زبعری اور ہبیرہ اور مسافع اور امیہ ثقفی سے ہے کہ سفہای عرب اونکی
پیروی کرتے تھے اور تفسیر علم الہدی سے منقول ہے کہ ان شاعرون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی مذمت مین شعر لکھے تھے کہ جنکو مشرکین
یاد کرکے پڑھا کرتے تھے کہ یہ آیت الم تر تا آخر اونکی شان مین نازل ہوئی ہے
کہ آیہ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ یعنے ہر وادی مین فنون کلام سے سرگردان
ہوتے ہین جیسا کہ تسبیب[۱] و تشبیب[۲] اور ہزل و مطائبہ و طعن کرنا لوگون کے
حسب و نسب مین اور مدح اونکی جو قابل مدح نہین اور ہجو اونکی جو قابل ہجو نہین اور مدح
و ذم مین مبالغہ و افراط کرنا تفسیر حسینی مین ہے کہ آیہ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ
سے مراد یہ ہے کہ فسق ناکردہ کی اپنے اوپر گواہی دیتے اور پیغامہاے ناگزاردہ کو
نظم مین لاتے ہین اور جو کوئی تلاش اشعار اہل جاہلیت مین کرے بہت سے
ایسے مقولون پر مطلع ہو اس سے صریح معلوم ہوا کہ اشعار مشعر مضامین
فسق ناکردہ و پیغام نادادہ جانب عاشق و معشوق کہنا ناجائز و ممنوع ہین

موضح القرآن مین ہے کہ کافر پیغمبر کو کبھی کاہن بتاتے کبھی شاعر سو فرمایا کہ شاعری بات سے کسیکو ہدایت نہین ہوتی اوسکی صحبت مین ہر اون خلق نیکی پر آتی ہی صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لِاَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا یَرِیَہُ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا یعنے ہر آئینہ پر ہونا شکم مرد کا ریم سے جو فاسد کرے وسکے پیٹ کو بہتر ہے اس سے کہ شعر سے پر ہووے یعنے جسکا مشغلہ بالکل شعر ہی ہو اسطرح پر کہ قرآن و ذکر خدا و علوم شرعیہ سے باز رہے پس مراد شعر زور سے ہے کہ مشتمل ہو فحش اور کفر و معانی ناشائستہ پر کذا قال الشیخ صحیح مسلم مین ہے کہ کہا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ ہم ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام عرج مین سیر کرتے تھے کہ ناگاہ ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا آیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ لِاَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّہُ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا یعنے پکڑو تم اس شیطان کو یا فرمایا نگاہ رکھو اور نہ چھوڑو اس شیطان کو کہ چلا جاوے کیونکہ ریم سے پر ہونا شکم مرد کا بہتر ہے اس سے کہ پیٹ اوسکا شعر سے پر ہووے یعنے جب آنحضرت صلی اللہ وسلم نے اوسکو ملاحظہ فرمایا کہ شعر پڑھتا ہوا بیباک و بیحیا با چلا جاتا ہے اور التفات جانب مسلمانونکے نہین کرتا ہے تب آپنے معلوم فرمایا کہ یہ شخص شعر پر حریص و مبتلا ہے اور سخت بے ادب و بیحیا ہے پس اس سبب سے اوسکو

شک تو راوی کا ہے ۱۲

شیطان کرکے پکارا کیونکہ وہ دور قرب بساط عنایت اور مردود بارگاہ رحمت ہی ہی
اور شعر کی مذمت و برائی فرمائی کہ جسپر مغرور و مبتلا ہے رُوِيَ فِي الصِّحَاحِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشِّعْرُ مِنْ مَزَامِيْرِ اِبْلِيْسَ یعنے شعر باجون ابلیس سے ہے
یعنے جو شعرین مشعر مدح و بیان فسق و فجور اور شراب و سرود کے ہین مزامیر شیطان
سے ہین اور فرمایا اَلشُّعَرَاءُ كَذَبَةٌ یعنے شاعر اکثر کاذب ہین بہتان مین
اون شعرا کی فرمایا جو ایام جہالت مین شعر و سخن تعریف لات و منات مین کہکر اونکی
خدائی پر خود اقرار کرتے اور کرولتے اور ذکر انبیا علیہم السلام کا بالوہیت یا باکہانت
و سحر کے کرتے تھے مسلم نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ یعنے ہلاک ہوے
وہ لوگ جو بناوٹ سے باتین کرتے ہین یعنے ہلاک و تباہ ہوے تعمق و غلو و
تصنع اور مبالغہ کرنے والے شعر و سخن مین راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس کلمہ کو تین بار فرمایا تنطع کے معنی ہین تالو سے بات کہنا پس
مراد ہے زبان اور تالو سے بنا بنا کے باتین کرنا اور عبارت آرائی بطریق ریا کے
کرنا چنانچہ شیخ علیہ الرحمۃ نے اشعۃ اللمعات مین لکھا ہے کہ تنطع سے اس جگہ مراد ہے
تکلف کرنا سخن مین اور مقید ہونا عبارت آرائی اور الفاظ پرستی کا بطریق ریا اور بناوٹ
اور خوش آمد بتوسط انکے اور دام مین لانا اونکا بے رعایت معنی و ملاحظہ حق و رعایت
نفس الامر کے طیبی نے کہا کہ اس حدیث مین مراد ہے غلو کرنیوالون اور بہنسنے والو

کلام لاطائل وبیہودہ مین اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ثعلبہ خشنی سے
اور ابوعیسیٰ ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَکُمْ
اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ مِنِّیْ اَسَاوِیْکُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَیْہِقُوْنَ
یعنے اے مسلمانو بالتحقیق دوست نہایت تم مین کا پاس میرے اور نزدیک نہایت مجھسے
روز قیامت مین وہ شخص ہے جو تم مین سے از روے اخلاق کے نہایت نیک ہے
اور ہر آئینہ دشمن نہایت پاس میرے اور دور بہت تم مین کا مجھسے وہ شخص ہے جو
نہایت بد از روے اخلاق کے ہے ایسے کہ بہت تکلف کرنیوالے سخن مین اور بناوٹ
کرنیوالے اور سخن فراخ کہنے والے ہین اور بعض روایت ترمذی مین آیا ہے کہ پوچھا
صحابہ نے یارسول اللہ ہر آئینہ ہم جانتے ہین معنی ثرثارون المتشدقون کے اور
نہین ہم جانتے ہین معنی متفیہقون کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
متفیہقون کے معنی متکبرون کے ہین چونکہ توسیع اور تصنع کلام مین تکبر اور تعظم سے
ہوا کرتی ہے لہذا جناب رسالت مآب نے لفظ متکبرون سے تعبیر کی آن دونو
حدیثون سے یہ معلوم ہوا کہ جو شعرین مشعر مبالغۂ تامہ وتکلف بلیغہ وکذب لاانتہا
کے شعرا کہتے ہین وہ سخت ممنوع اور داخل دعاے بد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین ہین چنانچہ شیخ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تشدق کلام مین
اور تکلف سجع وفصاحت مین کرنا بناوٹ سے مقدمات بیہودہ ومزخرفات مین

مکروہ و مذموم ہے لیکن جو کچھ واعظ و خطیب بہ نیت صحیح واسطے تاثیر قلوب و تزیین
و ترقیق دلوں کے کہین مکروہ نہین ترمذی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا اور نارسائی اور بستگی و عجز شعر و سخن مین
دو شاخین ایمان کی ہین و فحش کلام و شعر مین اور بیہودہ گوئی اور تکلف و مبالغہ
سخن مین دو شاخین ہین نفاق کی تشریح پس اب شعر مذموم و قبیح کی تعریف اور
قباحت و مذمت حسب تحریر صدر بخوبی معلوم ہو چکی لہذا یہ اعتراض وارد ہوتا ہے
کہ اکثر اولیاء اللہ شعرا نے مثل خواجہ حافظ و مولانا نظامی و مولوی معنوی و شیخ عطار
و مولوی جامی وغیرہم رحمہم اللہ مدح شراب و سراپاے معشوق و سرود کی اپنے شعر و سخن
کی اور مضامین نہایت مکلف و مصنع لائے اور بیان اونکا بتکلف تمام کیا ہے
پس یہ مخادیم کرام معاذ اللہ حسب تعریف مبینہ صدر شعراے مذموم و قبیح مین ہوے
اور یہ کلمہ کمال بے ادبی و طغیانی کا ہے واسطے دفع شکوک طالبین کے رفع
اعتراض بہ بیان بایستہ و جواب شائستہ کے کیا جاتا ہے اول یہ ہے کہ عینی
شرح کنز الدقائق مین مرقوم ہے کہ اگر شعر متضمن ہو امور ممنوعہ پر مانند بیان سراپا
و خال و خط مرد یا عورت حسینہ معینہ کے کہ وہ زندہ اور موجود ہو پس بنانا اور پڑھنا
اوسکا دونو حرام اور اگر اوسمین ذکر شخص غیر معین موجود یا میت معین کا ہو تو مضائقہ
نرکھے پس اشعار مین ان بزرگون نے کسی عورت یا امرد معین موجود کا ذکر نہین کیا
یا تو ذکر غیر معین موجود کا کیا یا میت معین مانند لیلی و مجنون و شیرین و فرہاد کا تذکرہ لکھا

اور ایسے ذکر کا لکھنا لا باس بہ ہے **جواب ثانی** یہ بزرگ علیہم الرحمۃ ایسے صاحب
تصوف اور مدہوش بیاد الٰہی تھے کہ جس سے کیفیت مجذوبانہ و مجنونانہ اونکو حاصل
تھی وار دہی فرط جوش محبت مین اونھو نے اپنے معشوق حقیقی خداوند تعالیٰ کو محبوبان
ظاہری سے مشابہت دی **ہلالی** ای نو خدا در نظر از روی تو مارا* بگذار کہ در
روی تو بینیم خدارا* **شعر** پردے اوٹھہ جائین جب جدائی کے* حال اوسدم
کھلین خدائی کے* اور اونکو بسبب دکمال معرفت و تشتت جذبہ حقیقت کے
تمیز عاشق و معشوق کی نرہی اور دریاے عرفان و حقیقت مین ایسے مستغرق
ہوگئے کہ بے اختیار ایسے کلمات اونسے سرزد ہوئے اور صدور ایسے کلمات کا
اونسے محض عارفانہ و حقانہ بدون ریا و اسباب ظاہری بتقاضاے جذبہ
کاملہ کے ہے اور شراب سے اونکے کلام مین مراد عشق و محبت او تعالیٰ سے ہے
دیکھو سکندر نامہ مین خواجہ نظامی نے جابجا تذکرہ شراب و ساقی کا کیا بلکہ ہر ایک
داستان کے اخیر مین ساقی نامہ لکھا چنانچہ یہ شعرین **مثنوی** بیا ساقی آن ارغوانی
شراب* بمن دہ کہ تا مست گردم خراب* **مثنوی** بیا ساقی از می مراست کن*
بہت سی لکھی ہین لہذا اس سے لازم یہ نہین آتا کہ معاذ اللہ ایسے تھے بلکہ خواجہ نے
خود فرمادیا **مثنوی** چہ پنداری اے خضر فرخندہ پے* کہ از می مرا ہست مقصود
می* ازان می ہمہ بیخودی خواستم* وزان بیخودی مجلس آراستم* مرا ساقی
از وعدۂ ایزدیست* صبوح از خرابی می از بیخودیست* وگرنہ بایزد کہ تا بودہ ام*

بمی دامن لب نیالودہ ام + گر از می شدم ہرگز آلودہ کام + حلال خدا بر نظامی حرام +
بیا ساقی از سر بنہ خواب را + می ناب دہ عاشق ناب را + می کو چو آب زلال آمدہ ست +
بہر چار مذہب حلال آمدہ ست + نہ آن می کہ آمد بمذہب حرام + می کاصل مذہب ہشد و شد تمام +
جواب ثالث یہ مخدوم اہل تھے کہ جنکی نسبت علما نے ایسی باتین اس باب لکھی ہین
اول اہل وہ ہے کہ جسکا دل زندہ ہوا اور نفس مردہ اور صاحب ہوا نہو اور اوسکو خلاف
حق کی طرف نہ پھیرے اور ریا و سُمعہ نہو جیسا کہ تفسیر آیات احکام کی کتاب الکراہیۃ مین اسکا
مذکور ہے حکایت اورنگزیب عالمگیر متشرع نے اوائل ایام سلطنت مین حکم دیا تھا
کہ دیوان خواجہ حافظ کو لوگ اپنے کتب خانہ سے نکالڈالین اور معلم ممالک محروسہ
لڑکونکو نہ پڑھاوین مگر دیوان موصوف مطالعہ مین عارف باللہ مقبول بارگاہ خالق
میرزا یوسف بیگ شائق کے رہتا تھا اور کبھی بادشاہ نے اعتراض نکیا جب بعض
مقربان بارگاہ شاہی نے راز اسکا پوچھا فرمایا کہ لوگونکو قدرت تفہیم اشارات ان کلمات
کی نہین ہے لہذا بوجہ غلط فہمی و کم مایگی عقل کے مبادا عامۂ خلائق ارباب غفلت
ظاہر عبارت پر اعتماد کرکے ورطۂ بیباکی و عصیان مین غرق نہو جاوین اور
واسطے شرب خمر و شاہد پرستی کے دست آویز سمجھکر بادیہ خذلان مین منہمک نہو جاوین
مصرع از نور کجا بہرہ برد دیدۂ اعمی + ظہر من الشمس ہے کہ کوئی شاعر ربع مسکون کا
بلکہ اکثر اولیاء اللہ جو بسبب موزونی طبع شعر کیطرف میل رکھتے ہین الا ماشاء اللہ
تعریف شاہد و شراب سے خالی نہ تھا اور بتائید اسکے دلیل بہتر قصیدۂ قطب ربانی

محبوب سبحانی غوث الصمدانی حضرت شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ شعر تذکرۂ شاہد وشراب سے کے ہے پائی نہین جاتی مطلع اوسکا یہ ہے مطلع
سقانی الحب کاسات الوصال + فقلت لخمرتی نحوی تعال +
یعنے پلائے مجکو محبت سنے پیالے وصال مطلوب حقیقی سے کے پس کہا مینے شراب اپنی سے کہ مراد مستی شوق بے زوال سے ہے طرف میرے آ اور روز افزون ہو اور قصیدہ دوسرا خمریہ فارضیہ تصنیف ابوحفص عمر علی السعیدی المعروف بابن الفارض اور شرح مولوی جامی موسوم بہ لوامع پاس ارباب فضل وکمال کے مشہور ہے کذا ذکر فی مراۃ الخیال مگر نسبت اون شعر کے کہ جنکی غرض محض ریا او سمعہ اور اظہار تفاخر وتصنع وصفات وشہرت سے ہے کسی حالت مین اسطرح کے شعر کہنے کی اجازت نہین بلکہ ممنوع وحرام اور یہ اشعار منجر بفسق ہین کیونکہ اونکے اشعار مصدق مضمون الشعر فسون من الزنا مین درا ونکو زنان فاسقہ و رقاصہ یاد کر کے گاتین اور خلائق کو دام شیطان مین پھنساتین اور زر نقد قلوب مطلوبان خود کو چورالیتی ہین پس تحریر ایسے اشعار سے احتراز کلی واجب مرجان جلوہ بخش عقد گلوی شاہد باد خالق کبریا مُصَدِّق مضمون وسقاہم ربہم شرابًا طہورًا شرح لفظ شراب کی حسب مذاق اہل تصوف واسطے سرخوشان صہبائے جذبہ عشق ایزدی سے کے لکھی جاتی ہے منکشف ہو کہ عشق اور محبت کو شراب ظاہری سے مشابہت کامل ہے بدین نظر عرب وعجم وہند مین الفاظ

مقابل اونکے موضوع ہوئے ہین جیسا کہ عشق اور محبت کو راح اور مدام اور صبوح
اور مے سے تعبیر کرتے ہین اور بوجوہ متعددہ یہ مشابہت ثبوت کو پہونچی ہے
وجہ اول یہ کہ جسطرح پر شراب مقام اصلی اپنے مین کہ جوف خم ہے بواسطہ قوت جوشش
اور شدت غلیان بدون محرک شئے خارجی کے جانب ظہور واعلان میل کرتی ہے
اسیطرح راز محبت کا کہ کوچہ تنگناے سینۂ عشاق وسویداے دل ہر مشتاق مین
پوشیدہ ہے بسبب غلبہ اور استیلا باوجود نہونے باعث خارجی کے مقتضی انکشاف
اور متقاضی ظہور ہے **وجہ دوم** جیسا کہ اثر شراب کا سب اعضا اور رگ وپٹھے مین
جاری اور مؤثر رہتا ہے ایسی حکم شراب محبت کا سب مشاعر وقواے صاحب
اوسکے مین جاری ہے ایک بال بھی اوسکے بدن پر مبتلا ہونے محبت سے
نہین بچتا ہے اور ایک رگ بھی بے اقتضاے مودت کے نہین کودتی **قطعہ**
فصاد بقصد آنکہ برآرد خون * شد تیز کہ نشتری زند بر مجنون * مجنون بگریست گفت ازان
میترسم * کاید بدل خون غم لیلی بیرون * **وجہ سوم** جسطرح پر کہ شراب کی بذاتہ کوئی
صورت خاص معین نہین بلکہ صورتین اوسکی موافق صورتون ظرف کے ہین جسطرح
خم مین بشکل تدویر خم اور سبو مین بصورت تجویف سبو اور پیمانہ مین بہیئت مدور
پیمانہ ایسی محبت کہ ایک حقیقت ہے مطلق ظہور اوسکا ارباب محبت مین بحسب
ظروف قابلیت اور استعداد کے ہے بعض مین بصورت محبت ذاتی اور بعض مین
بصورت محبت اسمائی وصفاتی وعلی اختلاف مراتبہا **قطعہ** عشق ارچہ بسوی ہر کسی

آہنگ ست ✣ باہیچ کسش نہ آشتی نہ جنگ ست ✣ پس بے رنگ ست بادہ عشق درد ✣ این رنگ زشیشہ ہاے رنگارنگ ست شعر کہین مے سے ہے کہین سرور ہے یہ ✣ کہین شیشہ کیطرح چور ہے یہ ✣ کہین جام شراب ہوتا ہے ✣ کہین جلکر کباب ہوتا ہے ✣

حکایت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے معنی محبت اور عشق کے پوچھے آپ نے جواب دیا کہ یہ ایک نشہ ہے جو پیالہ دوستی سے پیا جاتا ہے پس جو شخص اوسکو پیتا ہے اوسپر آبادی زمین خدا تعالی کی بسبب معرفت تنگ ہوجاتی ہے اور اوسکی عظمت مین دیوانہ اور اوسکی قدرت دیکھکر متحیر رہ جاتا ہے پھر شبلی نے اوسکی محبت کا پیالہ دریائے عشق سے پیکر اور لذائذ اسرار الہی سے متلذذ ہو یہ شعر پڑھی **شعر** ذکر المحبۃ یا مولای اسکرنی ✣ فھل رایت محبًّا غیر سکرانٖ ✣ **قطعہ** ذکر حب وعشق نے مولاے من ✣ کردیا ست و خراب و بیوطن ✣ تو نے دیکھا ہے کسی عشاق کو ✣ ہووی نشہ کا نہ جسکے روح وتن ✣ بخیال اختصار کے طول ندیا اگر ضرورت ہو تو رسالہ صہباے عشق و زاد السالکین شرح مصطلحات صوفیہ کرام اور رسالہ فیض احمدین کہ مصنفات فقیر ہیچمیرز سے ہین شائق صادق دیکھ لیوے **رجوع بمدعا** جبکہ پایۂ ثبوت کو پہونچا کہ سواے عارف باللہ اور اصحاب صحو وسکر کہ جنسے غلبہ ارادت وعقیدت اور جذبہ عشق ومحبت مین بے اختیار ایسے کلام صادر ہوتے ہون اور ونکو ایسی شعر گوئی کی اجازت نہین برخلاف شعراے ظاہری کے کہ اونکو ناجائز وممنوع لہذا اگر بعض یہ

صحو وسکر صوفیہ کی اصطلاح مین بمعنی ہوش و مستی ... اوصاف ... سلطان ... افعال اوصاف ... سقوط اوصاف ... بشری ۱۲ منظور احمد

اعتراض کرین کہ جب تک ہم کذب و ایسے بیان نلکھینگے تب تک فصاحت و بلاغت
اور لطف شعر اور حظ طبع حاصل نہوگا چنانچہ اونکے قول کی تائید خواجہ نظامی نے
بھی کی ہے شعر در شعر مپیچ و در فن او ٭ چون اکذب اوست احسن او ٭ مسنوبار و
صریح قول خواجہ سے ممانعت شعر ترشح ہوتی ہے کیونکہ خواجہ نے خود فرمایا کہ شعر مین
مت پھنسو ورنہ فن شعر مین کیونکہ نہایت دروغ اوسکا نہایت بہتر معلوم ہوتا ہے
پس اے مخاطب اگر تو شعر مین پھنسا تو ضرور کذب مین پھنسیگا اور پھنسنے والا
کذب کا داخل ہوگا بہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ اور وعدۂ بد رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ مین اور سوا اسکے صاحبو ہمکو تمکو
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ سے غرض ہے اوس روز معرکۂ حشر مین کوئی مداح
اور ثنا خوان شفاعت نکریگا اور کچھہ فصاحت و بلاغت ہمارے تمھارے کام
نہ آویگی بلکہ باعث وبال و نکال ہوگی فصاحت و بلاغت وہی بہتر ہے جو اَطِيْعُوا
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ مین صرف ہو فصیح و بلیغ وہ جو عندلیب چمن طراز فصاحت
اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ کے نزدیک فصیح و بلیغ ٹھہرے اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا
اتباع سنۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **جواہر دوم** بانواع
کیفیت و کمیت شعر اور شعر محمود و حسن فرمایا خدا تعالے نے آخر
رکوع سورۂ شعرا مین بعد آیۂ کریمہ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ کے آیہ
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ

مَا ظُلِمُوْا وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ یعنے مگر جو لوگ یقین لائے
اور کین نیکیان اور یاد کی اللہ کی بہت اور بدلا لیا اس پیچھے کہ اون پر ظلم ہوا اور اب
معلوم کرینگے ظلم کرنیوالے کس کروٹ اولٹے ہین کہا فخر مولانا عبد القادر دہلوی
موضح القرآن مین ہے مگر جو کوئی شعر مین اللہ کی یاد کہے یا کفر کی مذمت یا گناہ کی برائی
یا کافر اسلام کی ہجو کرین تو یہ اوسکا جواب دے ایسے شعر مین عیب نہین تفسیر احمدی مین
ہے کہ جب شعرا کا بیان ہوا کہ یہ اوصاف بد رکھتے ہین اور آیت وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ
الْغَاوُوْنَ نازل ہوئی تب عبد اللہ ابن رواحہ و حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہما
کہ صحابہ کرام سے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت با برکت مین حاضر
ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ مشرکونکی ہجو مین شعر کہا کرتے ہین ایسا نہو
کہ ہم بھی اس وعید مین شامل اور ان اوصاف ذمیمہ سے موصوف ہو جاوین اوسوقت
یہ آیت اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نازل ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا گناہ ہے مگر جو
شعر کہ حمد و نعت یا مشرکونکی جواب یا ہجو مین ہو تو درست ہے اور تفسیر اکلیل مین ہے
کہ ان آیات سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا اور مدح یا ہجو مین بہت مبالغہ کرنا برا ہے اور بلحاظ
آداب و مکارم اخلاق مین شعر کہنا روا ہے اور تفسیر حسینی مین تفسیر کواشی سے منقول ہے
کہ بعد نزول آیۂ وَالشُّعَرَاءُ کے حسان اور ابن رواحہ اور جماعت شعرا سے صحابہ نے
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر عرض کی کہ حق تعالی جانتا ہے
کہ ہم شاعر ہین اور ابن رواحہ نے التماس کیا کہ ہم ڈرتے ہین کہ کہین ہم مع الغاوین حشر نہون

تو روز آخرت کو پکڑے جاوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جہاد کرتا ہے
تلوار اور زبان اپنی سے اور جو شعر کہ تم شان کفار مین کہتے ہو اونپر سخت تر ہے تیغ و تیر سے
اور یہ آیت نازل ہوئی کہ شاعر پیروان سفیہان بوادی ضلالت مین پریشان ہین
مگر جو کوئی کہ ایمان لایا اور جسنے کہ کار نیک کیا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت
ونعت کی اور ہجو ومذمت کفار مین مشغول ہوا اور خدا کا ذکر اپنے شعرونمین بہت کیا یعنے
اکثر اشعار مین شاعران مومنین کے اسلام کی تمجید اور خدائتعالی کی توحید اور تحریص بر
اطاعت اور تنبیہ از غفلت کے مضمون تھے اور بدلا لیا مشرکونسے بعد اوسکے کہ ظلم ہوا اونپر
ہجو سے یعنے ہجو اونکی اونپر ردکی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا
ح اُہجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ مَعَکَ اور حضرت حقائق پناہی عبد الرحمن جامی قدس
سرہ نے فرمایا ہے کہ ہرچند خدائتعالی نے آیہ کریمہ وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ
مین شعراکو کہ غواص دریاے سخن ہین جمع کیا اور کمند لام استغراق کی اونکی گردنونمین
ڈالکر کبھی غرقاب بحید وغایت غوایت مین ڈالتا ہے اور کبھی تشنہ لب وادی حیرت و
ضلالت مین سرگردان کرتا ہے لیکن بہت اونمین سے بسبب صلاح عمل اور صدق
ایمان کے زورق امان اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مین بیٹھکر بوا سطہ
بادبان وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا کے ساحل خلاص اور ناحیہ نجات کو پہونچے
ہین اور کسی بزرگ نے بھی فرمایا ہے شعر شاعرانی راکہ غاوی خواند در قرآن خدا*
ح ہست از ایشان ہم بقرآن ظاہر استثناے شان* محی السنہ نے شرح السنہ مین

کعب ابن مالک سے کہ شعرائے اسلام وصحابہ کرام سے ہین روایت کی ہے کہ کعب نے
خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عرض کی کہ لئے رسول خدا اللہ تعالی نے حق شعر
مین طعن ومذمت نازل کی پس آپ مجکو کیا ارشاد فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اِنَّ الْمُؤْمِنُ یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ یعنے ہر آئینہ مومن جہاد کرتا ہے
تلوار اپنی ور زبان اپنی سے یعنے شعرا کہ ہجو کفار اور تائید اسلام کی کرتے ہین حکم جہاد کا
رکھتا ہے کہ شمشیر زبان سے کرتے ہین ایسے شعر کہنا مذموم نہین اور قائل اوسکا
داخل شعرائے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مین ہے اور پھر اوسی حدیث مین آنحضرت صلی اللہ ح
علیہ وسلم نے بیان ہجو کفار کا حکم جہاد مین فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَکَاَنَّمَا
تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ یعنے قسم ہے اوسکی کہ جان محمد کی جسکے ہاتھ مین ہے کہ ہر آئینہ
ایسا ہے کہ مارتے ہو تم کافرونکو ہجو سے جیسا کہ تم تیر پھینکتے ہو جہاد مین سچ ہے شعر
زخم شمشیر جان ستان نکند * انچہ زخم زبان کند بر مرد * استیعاب اسماء الرجال عمرو ح
ابن عبد البر مین ہے کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اور کیا آپ کی رائے ہے
باب شعر مین یعنے نیک ہے یا بد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ الْمُؤْمِنَ
یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ شرح دونون حدیثون کی محدثین نے یون بیان کی
ہے کہ مشاہیر شعرائے اسلام سے تین ۳ شخص تھے حسان بن ثابت اور عبد اللہ ابن رواحہ
اور کعب بن مالک کعب کفار کے دلونمین مضامین شجاعت وجرات سے معرکہ
جہاد مین خوف اور رعب ڈالتے تھے اور اپنی جماعت کی جلادت ومردانگی

بیان کرکے اونکو خایف و ہراسان کرتے اور حسان کفار کے نسبو مین طعن کرتے اور
عبداللہ سرزنش و توبیخ اور طعنہ اونکو کفر و ضلالت پر دیتے تھے پس بدریافت قباحت شعری
کعب نے اپنے حال پر تاسف کرکے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض
ح کی تب فرمایا کہ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ بخاری و مسلم نے براء ابن عازب سے
روایت کی ہے کہ کہا ابن عازب نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بنی قریظہ
کے روز حسان ابن ثابت بن منذر بن حرام انصاری مدنی سے کہ گروہ جوانمردان
اسلام اور شجاعان ایام جاہلیت سے تھے اور اونکی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور اس
عمر مین ساٹھہ برس جہالت اور ساٹھہ برس ایام اسلام مین بسر ہوئی تھی اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ
فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ مَعَكَ یعنے ہجو کر کفار مشرکین کی پس ہر آئینہ جبرئیل تیرے ساتھ
ہے اور مدد و اعانت کرتا ہے القا اور الہام معانی و مضامین مین اور آنحضرت فرمایا
کرتے تھے حسان سے اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ یعنے جواب دے
ہماری طرف سے کفار کو کہ کفار ہجو کرتے اور بد کہتے ہین مجھکو یا الہی تائید کر اور قوت
ح دے حسان کو ساتھ جبرئیل کے صحیح مسلم مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی تھی کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ فرماتے تھے حسان سے اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ یعنے جبرئیل ہمیشہ مدد اور تقویت کرتا ہے تیری جبتک کہ لڑتا ہے تو طرف
سے خدا اور رسول کی یعنے اس جہت سے کہ برائی اور اہانت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

بعد غزوہ خندق کے واقع ہوا

مستلزم ہرائی اور اہانت خدا اور دین وسیلے کی ہے اور فرمایا عائشہ صدیقہ سے کہ
سُنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے هَجَاهُمْ حَسَّانَ فَشَفَى
وَاشْتَفَى یعنے ہجو کفار کی حسان نے کی پس شفا اور تندرستی دی مسلمانونکو
اور اوسنے خود شفا پائی یعنے وہ سوزش و رنج کہ مومنین کے دلمین سُننے کا فرون سے
رکھتے تھے بمنزلہ بیماری کے تھی کہ وہ حسان کی ہجو کرنے سے زائل ہو گئی اور
اوسنے اس مرض رنج سے تندرستی پائی بخاری نے اپنی صحیح مین اور ترمذی نے ح
شمائل مین بروایت عائشہ صدیقہ کے نقل کی ہے کہ فرمایا حضرت عائشہ نے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر مسجد مین واسطے حسان کے رکھواتے اور
فرماتے تھے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْفَاخَرَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنے خدا تعالی مدد اور تقویت کرتا ہے
حسان کی ساتھ جبرئیل کے جب تک کہ مخاصمت کرتا ہے یا مفاخرت کرتا ہے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ منبر پر حسان
رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر وصف خاتم النبیین و نعت خیر المرسلین کی کرتے اور جناب
جناب رسالت مآب سے کلمات مذمت و توہین کفار اشرار اور اشعار مدافعت و
مخاصمت بمقابل منافقین فجار نابہنجار سے کہتے بخاری اور مسلم اور ترمذی نے ح
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی تھی کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے وصف شعر مین فرمایا اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ

یعنے ہر آئینہ سچ بات کہ جسکو کسی شاعر نے کہا وہ بات لبید کی ہے اور وہ شعر یہ ہے
شعر اَلَا کُلُّ شَیْئٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ ٭ یعنے خبردار جان لو کہ سب چیزیں سواے
خدا کے باطل ہیں اور بعض روایات ترمذی میں سواے اسکے اور یہ تین مصرع واقع ہیں
نظم وَ کُلُّ نَعِیْمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلُ ٭ یعنے اور سب نعمتیں دنیا کی البتہ زائل ہونیوالی ہیں ٭
سِوَی جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ اِنَّ نَعِیْمَهَا ٭ یعنے مگر بہشت کہ بیشک نعمت بہشت کی ٭
سَیَبْقٰی وَ اِنَّ الْمَوْتَ لَا بُدَّ نَازِلُ ٭ یعنے باقی ہے اور بیشک موت آدمی پر ضرور
نازل ہونیوالی ہے اور یہ موافق کلام مجید کے ہے آیہ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ
ح آیہ کُلُّ شَیْئٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے
کہ حضرت عائشہ سے کسی سائل نے آکر پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تمثیلاً
شعر پڑھی تھے فرمایا حضرت صدیقہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل میں شعر
ابن رواحہ کو گاہے گاہے پڑھتے تھے اور کبھی اس مصرعہ موزون کو فرماتے
ح مصرع وَ یَاْتِیْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ ترمذی نے انس سے روایت کی کہ
کہا انس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں واسطے اداے قضاے عمرہ کے
تشریف لائے اوسوقت ابن رواحہ سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ
شعر پڑھتے ہوے چلے جاتے تھے شعر خَلُّوْا بَنِیْ الْكُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِهٖ ٭
اَلْیَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِهٖ ٭ ضَرْبًا یُزِیْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِیْلِهٖ ٭ وَیُذْهِلُ
الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِهٖ ٭ ترجمہ کرو ہان راہ خالی قوم کفار ٭ کریان تشریف لائے

شاہ ابرار* بامر محکم تنزیل اسدن * کرینگے قتل تم لوگونکو گن گن * تمھین مارینگے ایسی ضرب بدتر * کہ اوڑجاوے تمامی کاسہ سر * پڑیگی تم ایسی مار پر مار * کہ اوس شدت سے بھولے یار کو یار * پس ابن رواحہ سے حضرت عمر نے فرمایا ای ابن رواحہ آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین تو شعر پڑھ رہا ہے پس فرمایا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے خَلِّ عَنْہُ یَا عُمَرُ فَلَھِیَ اَسْرَعُ فِیْہِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ * یعنے چھوڑ دو اور مت روکو اوسکو اے عمر پس شعر اسکے کفار کو اسوقت زیادہ اثر کرتی ہین لگنے تیر سے مسلم نے روایت کی ہے کہ کہا شرید نے ردیف تھا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایکروز پس فرمایا آنحضرت نے ھَلْ مَعَکَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّۃَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ شَیْءٌ یعنے کیا یاد ہے تجھکو کچھ شعرون امیہ ابن ابی صلت کی شرید نے عرض کیا ہان یارسول اللہ فرمایا آنحضرت نے ھِیْہِ یعنے اور پڑھ یہانتک کہ پڑھی مینے شعر امیہ کی قریب سو بیتونکے اور ترمذی کی روایت مین اتنی عبارت زیادہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنْ کَادَ لَیُسْلِمُ شعر سے شعر مین فرمایا ہے کہ امیہ اگرچہ کافر تھا مگر ایمان روز حشر پر رکھتا تھا اور شعر حکمت و موعظت کی کہا کرتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی شان مین فرمایا اٰمَنَ شِعْرُہٗ وَکَفَرَ قَلْبُہٗ یعنے ایمان لایا شعر اوسکا اور کفر اختیار کیا اوسکے دل نے اور ایک روایت مین آیا ہے اٰمَنَ لِسَانُہٗ وَکَفَرَ قَلْبُہٗ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ سننا شعر کا کہ متضمن علم وحکمت کے ہو سنت ہے اگرچہ بنانے والا اوسکا کافر ہو

ح
کے کہا کرتا

ح كذا قال الشيخ اور صحیح مسلم مین ہے کہ کہا عائشہ صدیقہ نے بلا شک فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے اپنے شاعرونکو اُهجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ
یعنے ہجو کرو تم کفار قریش کی پیر آئینہ ہجو نہایت سخت ہے او نیر مارنے تیرون سے
مضمون اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ جناب خاتم النبیین کو ہجو کفار اور اعدائے
دین اور ایذا دہی اونکی نہایت مرغوب تھی لہذا یہ جائز و بہتر ہے مگر یہ چاہیے کہ ابتدا
ہجو مین نکرے تاکہ ٹے باعث ہجو مسلمانونکے نہون پس اگر شعر مشعر ہجو و مذمت کفار
ح و شجاعت اہل اسلام کے کہے بلا شک جائز و درست ہے بخاری نے ابی بن کعب سے
روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً
ح یعنے بعضے شعر متضمن علم اور حکمت کے ہوتے ہین ابو داود نے صخر بن عبداللہ
سے روایت کی کہ کہا اونکے دادا نے کہ سنا مینے وصف شعر مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ
الشِّعْرِ حِكَمًا یعنے ہر آئینہ بعضے بیان سحر ہین کہ جلد دلونمین تاثیر کر جاتے ہین اور
بلا شک بعض علم جہل ہے اور البتہ بعضے شعر سراسر حکمت ہین شیخ فرماتے ہین کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگونکے جواب مین جو گمان کرتے ہین
کہ بیان مطلق محمود ہے اور شعر ہمہ حال مذموم یہ فرمایا کہ ایسا نہین ہے بلکہ بعضے
بیان بھی مذموم ہین مانند سحر کے اور بعضے شعر محمود ہین مانند حکمت اور موعظت کے
اور کلام بعض فقہا و علما سے ثبوت کو پہونچا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی

شعر گاہے گاہے لب مبارک پر بطریق تصنیف کے لائے ہین چنانچہ محقق دمیاطی
نے بعض مشائخ اور امام احمد حنبل سے باب تر شوائے ناخن مین یہ شعر حضرت
علی سے منسوب کی ہے شعر قَلِّمْ اَظْفَارَکَ بِالسُّنَّةِ وَالْاَدَبِ یَمِیْنُهَا
خُوَابِسُ یَسَارُهَا اَوْخَسْبِ + اور بعض علما اس شعر کو شعر جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْاٰنِ
لٰکِنْ + تَقَاصَرَعَنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالِ + اور مولانائے جامی نے فرمایا ہے
کہ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ کا ایک بیت القصیدہ اور ایک دیوان تصنیف کیا ہو منظوم
مشہور ہے امام محی السنہ نے معالم التنزیل مین اور ابن اسیر نے کامل التواریخ مین
اور صاحب زین القصص اور روضۃ الاحباب اور دولت شاہی نے یعرب بن قحطان کو
موجد شعر لکھا ہے اور روضۃ الصفا مین آیا ہے کہ پہلے آدم علیہ السلام نے شعر
کہی ہے اور امام محی السنہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور روضۃ الصفا مین
بھی آیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے مرثیہ ہابیل وقابیل مین یہ شعرین کہی ہین
شعر تَغَیَّرَتِ الْبِلَادُ وَمَنْ عَلَیْهَا + وَوَجْهُ الْاَرْضِ مُغْبَرَّةٌ قَبِیْحًا + یہ شعرین
امام عبد الرحمن ہمدانی نے کتاب السبعیات فی مواعیظ البریات مین بھی روایت کی
ہے جسکا ترجمہ رسالہ فیض احمد مترجمہ فقیر مولف سے ہے اور علامہ سعد الدین تفتازانی سے
منقول ہے کہ امام ہمام ابو محمد حسن رضی اللہ عنہ ایکبار واسطے عیادت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
کے تشریف لائے امیر موصوف تعظیم کو اوٹھے اور یہ شعر پڑھی شعر وَتَجَلُّدِیْ
لِلشَّامِتِیْنَ اُرِیْهِمُ + اَنِّیْ لِرَیْبِ الدَّهْرِ لَا اَتَضَعْضَعُ + یعنے مین جلدی اپنی سے

بدخواہان اپنے کو دکھلاتا ہون نہین کہین مگر زمانہ سے زبون نہین ہوتا ہون امام صاحب
نے اوسکے جواب مین یہ شعر پڑھی شعر اِذَا المَنِیَّۃُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَھَا ۞ اَلْفَیْتَ کُلَّ
تَمِیْمَۃٍ لَمْ یَنْفَعٖ ۞ یعنے جسوقت چبھایا موت نے اپنا چنگل جانتے ہو کہ کوئی تعویذ فائدہ
نہین کرتا ہے اور نفحۃ الیمن فیما یزول بذکرہ الشجن مین شیخ احمد ابن محمد الانصاری الیمنی
الشروانی نے اشعار مصنفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر اولیاے کرام کے لکھے
ہین فقیر مؤلف نے چند اشعار بزرگواران علیہم الرحمۃ والرضوان کے جداگانہ جمع کیے
ہین اور صاحب تذکرہ مرآۃ الخیال نے لکھا ہے کہ صاحب کشاف نے روایت کی ح
ہے کہ ح وَکَانَ الشِّعْرُ اَحَبَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ مِنْ کَثِیْرِ الْکَلَامِ ۞
یعنے شعر پسند تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت کلام سے اور صاحب تذکرہ
مذکور لکھتا ہے کہ جو حدیثین باب شعر مین منقول ہوئی ہین وہ یہ ہین کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی کَنْزٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مَفَاتِیْحُہُ اَلْسِنَۃُ الشُّعَرَاءِ
یعنے تحقیق کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے ایک گنج عرش کے نیچے کنجی اوسکی
شاعرونکی زبان ہے اورد ی ہذا الحدیث مولانا عبدالرحمن الجامی فی خطبۃ دیوانہ
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عَلِّمُوْا صِبْیَانَکُمُ الشِّعْرَ فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ
الشَّجَاعَۃَ ۞ یعنے سکھلاؤ تم لڑکونکو شعر کیونکہ وہ مورث ہے شجاعت کا اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلشُّعَرَاءُ تَلَامِیْذُ الرَّحْمٰنِ یعنے شاعر شاگرد خدا کے ہین
بسبب الہام والقاے معانی تازہ وشائستہ کے تنبیہ ان احادیث متذکرہ تذکرہ

کی صحت مین محدثین کو کلام ہے بلکہ ابن جوزی نے حکم بعض کے موضوع ہونیکا
کیا ہے بخاری اور مسلم اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ کہا جندب ابن ح
سفیان بجلی نے کہ کسی معرکہ مین انگشت مبارک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مجروح و خون آلودہ ہوئی پس آنحضرت نے اونگلی سے خطاب کر کے بطریق
شعر کے فرمایا **نظم** هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيتِ + وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ +
ترجمہ وہ اونگلی تو ہے جس سے خون نکلا + یہ راہ حق مین ہے تو نے جو دیکھا +
شیخ نے فرمایا کہ اس حدیث سے ایک مشکل واقع ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ شعر ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعر گوئی سے پاک ہین اور صدور شعر کا رسول کریم سے
متصور نہین لہذا جواب اوسکا یہ ہے کہ شعر مین یہ شرط ہے کہ قائل نے بقصد موزونیت
اوسکو کہا ہو اور جو بلا قصد ہو وہ شعر نہین ہے پس ظاہر ہے کہ صدور اس قول کا
آنحضرت سے بدون قصد موزونیت کے ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ یہ بیت
ابن رواحہ کی ہے کہ غزوہ موتہ مین اوسنے پڑھی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بطریق تمثیل و شعر خوانی کے پڑھی نہ بطریق انشاء و تصنیف کے کذا ذکرہ السیوطی
پھر شیخ نے فرمایا کہ یہ بھی بران تقدیر صحیح ہے کہ پڑھنا شعر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اگرچہ شعر غیر کی ہو درست ہو کیونکہ بعض نے کہا کہ آنا شعر کا زبان شریف پر
درست نہ تھا اگرچہ شعر غیر کی ہو مگر اس باب مین محل نظر ہے جیسا کہ پڑھنا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا شعر لبید وغیرہ کا ظاہر ہے اور بعض کہتے ہین کہ دونو مصرعے

باب رحمت سے ہین اور داخل شعر نہین اور طیبی نے کہا جو کوئی بطریق ندرت کے کبھی ناگاہ شعر کہے اوسکو شاعر نہ کہینگے اور مراد قول حق سبحانہ تعالی کی وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ سے یہ ہے کہ وہ شاعر نہین ہے اور یہ سخن منظوم فیہ ہے کیونکہ مراد قول حق تعالے وَمَا يَنْبَغِي لَهُ سے یہ رکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شعر صادر نہین ہوتا اور قطعاً آپ نہین فرماتے انتہی اور بعض حضرات کہ تفسیر آیات ربانی سے غافل محض ہین تردید و عدم جواز شعر مین آیۂ کریمہ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ سند مین لاکر اسطرح کہتے ہین کہ اگر شعر جائز ہوتی تو ضرور اوس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالی محظوظ کرتا اور وَمَا يَنْبَغِي لَهُ نہ فرماتا پس معلوم ہوا کہ شعر کہنا غیر جائز ورنہ ہرگز اللہ تعالی اسطرح بتاکید شدید و قدغن مزید نسبت خاتم المرسلین کے نہ فرماتا بندۂ مسکین عفی عنہ تفسیر و معانی اس آیۂ کریمہ کے تفسیر کبیر و مواہب علیہ سے لکھتا ہے کہ سبب نزول اس کریمہ کا یہ ہے کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ محمد شاعر ہین و اپنی راے سے آیات بنا کر لاتے اور اوسکو کلام الہی قرار دیتے ہین لہذا بنا بر تردید اقوال اون سفہا کے اسطرح پر حق تعالی نے تیئسوین سیپارہ مین سورہ یسین کے آخر رکوع مین فرمایا وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ یعنے اور نہ سکھلایا ہمنے محمد کو شعر اور نہ لائق تھا اوسکو شعر کہنا کیونکہ اگر شعر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تصنیف فرماتے تو قوم مکہ کے دلو نمین شبہہ پڑتا کہ قدرت و طاقت اونکو نظم قرآنی و فصاحت فرقانی پر قوت فطانتی سے ہے کہ شاعری مین وہ رکھتے ہین پس حق سبحانہ نے

آیۃ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر نہ سکھلایا اور نہ اجازت دی تاکہ وہ شبہ قوم کا صادق نہ ہونے پاوے اور اگر اللہ تعالیٰ آپکو شعر گوئی سکھلاتا تو البتہ شبہ کامل دلمین قوم کے خطور کرتا اور جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بیت بطریق تمثیل فرماتے تو زبان مبارک پر اس نمط جاری ہوتی کہ جانب وزن سے منحرف ہو جیساکہ ایکمرتبہ آپنے فرمایا کہ کَفٰی الاِسلَامُ وَالشَّیبُ لِلمَرءِ نَاھِیًا حضرت صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ شاعر نے کہا ہے کہ مصرعہ کَفٰی الشَّیبُ وَالاِسلَامُ لِلمَرءِ نَاھِیًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طریق اول پر پھر پڑھا تب صدیق اکبر نے فرمایا اَشھَدُ اَنَّکَ لَرَسُولُ اللّٰہِ وَمَا عَلَّمَکَ الشِّعرَ وَمَا یَنبَغِی لَکَ اور جسقدر کلمات کہ آنحضرت سے موزون وارد ہوئے مانند اسکے شعر اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب اَنَا ابنُ عَبدِ المُطَّلِب بے تکلف اور بلا قصد تھا شمائل ترمذی مین براء ابن عازب سے روایت ہے کہ کہا ح براء نے کہ ہمسے ایک سائل نے پوچھا کہ کیا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور لڑائی مین بھاگے تھے براء نے جواب دیا قسم اللہ کی نہ رسول اکرم بھاگے تھے اور نہ صحابہ مگر کچھ لوگ آگے کے جبکہ ادہر گروہ ہوازن حملہ کرکے تیرونکا مینھ برسانے لگے تب وہ لوگ کچھ پریشان ہو گئے تھے اور اوسوقت آنحضرت صلعم سوار بغلہ تھے ابو سفیان ابن حارث ابن عبد المطلب چچازاد بھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آنحضرت اوسوقت بعین جرات و فرط شجاعت یہ پڑھتے تھے شعر اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب اَنَا ابنُ عَبدِ المُطَّلِب ترجمہ سنو ایسا نبی مصطفےٰ

ہون ؛ کہ صدق و راستی سے بولتا ہون ٭ بتحقیق بیان کہتا ہون ایسا ٭ کہ عبد المطلب
سے ہے دادا میرا ٭ در بیتم خاتمہ کلام محدث کامل فقیہ عدیم المثل ابو الحسن علے دار قطنی
نے بسند مرفوع حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور امام شافعی نے ح
عروہ ابن زبیر تابعی سے بطریق ارسال روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت عائشہ نے
کہ ذکر ہوا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر کا اور لوگون نے پوچھا کہ شعر کہنا
نیک ہے یا بد فرمایا آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم ہُوَ کَلَامٌ فَحَسَنُہٗ حَسَنٌ وَقَبِیحُہٗ قَبِیحٌ
یعنے شعر کلام ہے نیک اوسکا نیک ہے اور بد اوسکا بد یعنے جو کچھ زیادتی ہے
شعر مین وہ وزن اور قافیہ ہے اور یہ باعث حرمت اور کراہت کا نہین ہے مدار معنی
و مضمون پر ہے اگر نیک ہے نیک اور بد ہے بد اور یہ کلام فاصل ہے کہ رفع
اختلاف اقوال مختلفہ کا کرتا ہے کذا قال الشیخ مالا بد منہ مین مرقوم ہے کہ شعر کلام
ہے موزون حسن اوسکا حسن ہے اور قبیح اوسکا قبیح لیکن زیادہ ضائع کرنا اوقاتکا
اوسمین مکروہ ہے فتاوی سراجیہ مین مسطور ہے کہ پڑھنا شعرونکا جسمین فسق
و امرد وغیرہ کا ذکر نہو وسے مکروہ نہین عینی شرح کنز مین لکھا ہے کہ اگر مضمون
شعر کا حمد خدا یا نعت رسول اللہ یا تحریص بر ذکر خیر اور عبادات یا مسئلہ دینیات پر
مشتمل ہو پس بنانا اور پڑھنا اوسکا دونون ثواب ہے اور اگر مشتمل ہو امر مباح پر
تو مباح ہے اور اگر متضمن ہو امور ممنوعہ پر مثل بیان سراپا اور خال و خط کسی امرد
یا عورت حسین کے جو اوس شہر مین زندہ موجود ہو یا ہجو مسلمان غیر ظالم کی

پس بنانا اور پڑھنا اوسکا دونون حرام اور اگر اوسمین ذکر شخص غیر معین موجود یا معین
میت کا ہو تو مضائقہ نہ رکھے کیونکہ اس حالت مین کہ میت معین ہو وجہ فساد کی متصور
نہین ہے فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ کی کتاب الکراہتہ باب الغنا مین مسطور ہے
کہ اختلاف ہے تغنی مجرد یعنے راگ بے باجونکے سننے مین فرمایا بعض علمانے حرام
مطلق ہے اور سننا اوسکا عمداً معصیت ہے اور اسکو اختیار کیا ہے شیخ الاسلام نے
اور اگر بلا عمد ناگاہ سن لیوے تو گناہ نہین ہے اور شعر و غنا مین قوافی و فصاحت سے
مستفید ہونا بعض علما کے نزدیک لاباس بہ ہے اور بعض علما کے نزدیک جائز
ہے گانا واسطے دفع وحشت کے مگر جب ہووے تنہا اور نہووے براہ لہو کے
اور رجوع کیا طرف اوسکے شمس الائمہ سرخسی نے اور اگر شعر مشعر بیان حکمت اور
دانائی یا وعظ و نصیحت و عبرت اور تنبیہ یا مشتمل باحکام فہم فقہ کے ہو تو مکروہ نہین
کذا فی التبیین اور مضائقہ نہین ہے پڑھنا اوس شعر کا جسمین بیان کلام مباح
ہووے اور جب ہووے شعر مین صفت عورت کی پس اگر ہووے عورت
معینہ اور زندہ تو مکروہ ہے اور اگر ہووے مردہ تو مکروہ نہین ہے اور اگر ہووے
عورت مرسلہ تو بھی مکروہ نہین اور نوازل مین ہے کہ پڑھنا شعر ادب کا جب
ہووے اوسمین ذکر فسق و شراب و امرد کا تو مکروہ ہے اور نسبت امرد کے
وہی حکم ہے جو ذکر کیا گیا حق عورت مین کذا فی المحیط فرمایا علمانے کہ شعر مین کراہت
یہ ہے کہ انسان اوسمین مشغول رہے اور بسبب اوسکے قرأت قرآن اور ذکر خدا سے

باز ہے مگر جب ایسا نہو تو مضائقہ نہیں ہے اور نہ جبکہ ارادہ اور قصد اوسکے سے
یہ ہو کہ نظم و شعر سے علم تفسیر و حدیث کی استعانت و مدد کرے کذا فی الظہیریہ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی خَتمِہٖ رَزَقَنَا اللّٰہُ سُبحَانَہٗ مِنَ الخِصَالِ مَا یَرضَاہُ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالبَرَکَۃُ وَالرَّحمَۃُ عَلٰی رَسُولِہٖ خَاتَمِ اَنبِیَائِہٖ وَمُبَلِّغِ نَبَائِہٖ وَعَلٰی مِشکٰوۃِ اُسرَتِہٖ وَمَصَابِیحِ عِترَتِہٖ وَصَحبِہٖ وَاَزوَاجِہٖ وَمُتَّبِعِ سُنَّتِہٖ بِعَونِہٖ تَعَالٰی وَشَانُہٗ یَا مُحیِیَ العِظَامِ الرَّمِیمِ وَیَاوَاقِیَ الجَحِیمِ اَعِذنِی مِن نَزغَاتِ الشَّیَاطِینِ وَنَزَوَاتِ السَّلَاطِینِ وَغِیلِ اللَّبَّانِینَ وَحِیَلِ الحَنَّابِینَ وَاِعنَاتِ المُتَعَنِّتِینَ وَعُدوَانِ المُتَعَنِّدِینَ وَاحفَظنِی مِن صُعُوبَاتِ السَّفَرِ وَاحرِسنِی مِن تَنسِیفَاتِ السَّقَرِ اَللّٰھُمَّ اَوزِرنِی فِی وَطَنِی کَمَا حَظَّنِی فِی تُربَتِی وَاَنعِمنِی مِن نَعَائِمِ العِلِّیِّینَ وَاحشُرنِی مِن زُمرَۃِ المَسَاکِینِ اَللّٰھُمَّ احرُسنِی بِحِرسِكَ وَاخصُصنِی بِاَمنِكَ وَتَوَلَّنِی بِخَیرِكَ وَلَا تَکِلنِی اِلٰی غَیرِكَ اَنتَ مُجِیبُ دَعوَۃِ الدَّاعِینَ اَللّٰھُمَّ اغفِر مُصَنِّفَہٗ وَقَارِیَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَسَامِعَہٗ وَاغفِر وَالِدَیھِم وَاَحِبَّائِھِم وَمَشَائِخَھِم وَجِیرَانِھِم وَجَمِیعَ المُؤمِنِینَ وَالمُؤمِنَاتِ اَنتَ مُجِیبُ الدَّعَوَاتِ



قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع وقاد شہریار شہرستان فصاحت شمیم ضمیران بلاغت سید نعمت علی المتخلص بہ جوش جہیرا موی سلمہ اللہ تعالی

مظہر معجزہ منظور جناب عزت / ناظم و ناثر بی مثل و بلیغ و یکتا
بیلاغت بفصاحت بمتانت بی مثل / کرد تصنیف کتابی بصفات شعرا
کرد آن نسخہ را از عقد جواہر موسوم / جوہری سخنش نام نہاد ست بجا
زانکہ ہر لفظ و معانیش سراپا نورست / گوئیا عقد ثریا شدہ ہم سلک ذکا
جوش را ہاتف غیب از رہ اعجاز بگفت / مظہر معجزہ تاریخ بدان ای دانا

خاتمۃ الطبع

بعد حمد حق جل وعلا و نعت حضرت محمد مصطفٰے کے کفش بردار اہل سخن نقش قدم استادان زمن امیدوار رحمت رب قوی محمد اشرف علی لکھنوی مشتاقان فن کو مژدہ سناتا ہے نقاب خفا شاہد بیان سے اوٹھاتا ہے کہ اس خجستہ زمان فرخندہ اعیان مین یہ کتاب لاجواب منتخب الانتخاب پسندیدۂ انام مؤید الشعرا نام تحسین جواز و عدم جواز شعر و شاعری کا بیان ہے مدلل بسند حدیث و قرآن ہے مصنفہ سر دفتر شعرای عصر سر شناس فصحای دہر مہر سپہر سخنوری گوہر بحر معنی پروری شاعر جلیل ناثر بے عدیل جامع علوم معقول و منقول حاوی فروع و اصول مقبول بارگاہ صمد جناب مولوی سید منظور احمد عم فیضہ مطبع فضائل مجمع رئیس ذی اقتدار امیر عالی تبار منشی نولکشور مالک اودھ اخبار واقع لکھنو ماہ ذیحجہ ۱۲[illegible] ہجری سن بکمال زیب و زینت حلیۂ طبع سے آراستہ ہوکر منصۂ ظہور پر جلوہ گر ہوئی فقط

فہرست رسالۂ کامل الہدایہ مؤید الشعرا و ملقب بہ عقد الجواہر المکنون لنعق الکلام الموزون

صفحہ	ابواب
۲	دیباچہ کتاب
۳	یاقوت تمہید در تعریف شعر و اقسام آن
۵	جواہر اول بہ شعاع کیفیت و کمیت شعرای و شعر مذموم و قبیح
۱۳	تشریح لفظ شراب بمذاق ارباب تصوف
۱۶	جواہر دوم بانوار کیفیت و کمیت شعرا و شعر محمود و حسن
۳۰	دُرِ یتیم خاتمۂ کلام مع مناجات عربی کہ مقبول بارگاہ مجیب الدعوات شدہ است —
۳۳	قطعۂ تاریخ از سید نعمت علی صاحب جوش

